Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۵ محرم سنہ ۱۳۹۵ھ ٭ ۱۸ صلح سنہ ۱۳۵۴ ہش ٭ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۸ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور زکام کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازئ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت کل اور پرسوں خراب رہی احباب آپ کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۷ صلح (بروز جمعۃ المبارک)۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی نماز سے قبل حضور نے موجودہ دَور میں نئی نسلوں اور جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کی خصوصی تربیت کی اہمیت پر بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور نے واضح فرمایا کہ اِس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ ایک نہایت ہی اہم اور نازک تربیتی دَور میں داخل ہو چکی ہے۔ اِس دَور کا اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ ہم نئی نسلوں اور جماعت میں نئے داخل ہونیوالوں کی تربیت پر خاص زور دیں اور تربیت کی ذمہ داری کو ایک منصوبہ کے تحت پوری مستعدی سے ادا کریں۔ اِس ضمن میں حضور نے اِس امر پر زور دیا کہ نئی نسلوں اور جماعت میں نئے داخل ہونیوالوں کی تربیت کی اصل ذمہ داری انصار اللہ پر عائد ہوتی ہے۔ یہ فرض انصار اللہ کا ہے جو عمر اور تجربہ میں بڑے ہیں اور اِس بناء پر سُلجھی ہوئی طبیعت رکھتے ہیں۔

حضور نے اِس امر پر خاص زور دیا کہ آئندہ چودہ سال کا زمانہ تربیت کا زمانہ ہے تاکہ ہماری آئندہ نسل غلبۂ اسلام کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے ہمارے شانہ بہ شانہ کھڑی ہو سکے حضور نے فرمایا اگر ہم اپنے نفوس کی اصلاح کریں اور اگر ہم ایک تربیت یافتہ اور اصلاح یافتہ ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اگر ہم اُن صداقتوں اور انوار سے جو اسلام اور قرآنی شریعت نے ہمیں عطا کئے ہیں نہ صرف خود متمتع ہوں اور ان کے مطابق زندگیاں گزاریں بلکہ نئی نسل اور جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کو بھی ان سے متمتع کریں اور انہیں بھی ان کے مطابق زندگیاں بسر کرنے کے قابل بنا دیں تب ہم جماعتی لحاظ سے اِس قابل ہو سکیں گے کہ آئندہ چودہ سال بعد پڑنے والی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں۔

ترسیل وعدہ جات تحریکِ جدید کی آخری تاریخ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ جات تحریکِ جدید ۴۱/۴۲ بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ صلح ۱۳۵۴ ہش منظور فرمائی ہے سو جملہ جماعتیں تاریخ مقررہ تک اپنے وعدہ جات مرکز میں پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں

"دیکھو خدا تعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دُنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو مَیں ایک اَور اُمت پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور مَیں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک شَے میں ایک حکمت رکھی ہے اگر آدم گناہ کر کے توبہ نہ کرتا اور خدا تعالیٰ کی طرف نہ جُھکتا تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا؟ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا کہ جیسا ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دِل میں تکبر پیدا ہوتا جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ مَیں نے کوئی گناہ نہیں کیا اِسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے۔ جب انسان سے گناہ ہوتا ہے تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کر کے خدا تعالیٰ کی طرف جُھکتا ہے۔ جس طرح مکھی کے دو پَر ہیں کہ ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر تمہارے کھانے پینے کی چیز میں مکھی پڑے تو وہ اپنا صرف ایک پَر اس کے اندر ڈبوتی ہے جس میں زہر ہے پر تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پَر بھی ڈبو لو کہ وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے۔ یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے۔ اگر گناہ صادر ہو جاوے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دُور کر دیتا ہے۔ عاجزی اور تضرع سے خدا تعالیٰ کے حضور جُھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ مَیں نے گناہ کیا ہے اور اپنے آپ کو ملزم دیکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف جُھکتا ہے تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور وہ ترقی پکڑتا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۸، ۲۹)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۸ ر صلح ۱۳۵۴ ہجری شمسی

نزولِ بلا کے وقت حقیقی مومنوں کا ردِّ عمل

بعض گزشتہ قوموں کو خدائی عذاب کے نتیجہ میں جن ہولناک تباہیوں سے دوچار ہونا پڑا اللہ تعالیٰ نے ہماری اور تاقیامت رونما ہونے والی دیگر نسلوں کی رہنمائی کے لئے انکا قرآن مجید میں خاصی تفصیل سے ذکر کیا ہے تاکہ نوعِ انسان کی آنے والی نسلیں ان سے سبق حاصل کرکے اُن کرتوتوں سے بچیں جن کی وجہ سے گزشتہ قومیں موردِ غضبِ الٰہی ہوئیں اور انہیں عبرت انگیز تباہیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ اُن اعمال کو اختیار کریں جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی پر منتج ہونے کے باعث اُس کی رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کو جذب کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ گزشتہ قوموں پر وارد ہونے والی تباہیوں کے ذکر کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ (الانعام آیت ۵۶)

اور ہم نشانات کو اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (تا حق کھل جائے) اور تا مجرموں کا طریقہ ظاہر ہو جائے۔

ازمنۂ گزشتہ میں مختلف قوموں کو اپنی نافرمانیوں، بداعمالیوں، شوخیوں، گستاخیوں اور ستم رانیوں کی وجہ سے جن ہولناک تباہیوں سے دوچار ہونا پڑا ان کے جن اسباب و عوامل اور نتائج و عواقب پہ قرآن مجید میں روشنی ڈالی گئی ہے اس سے ایک بات یہ واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ غضب میں بہت دھیما ہے، وہ کسی نافرمان قوم کو پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ ایک عرصہ تک اسے ڈھیل پر ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی اصلاح کرکے اُس کے غضب سے بچ سکے۔ جب وہ قوم ڈھیل اور مہلت کے اس طویل زمانہ سے فائدہ نہیں اٹھاتی بلکہ شوخیوں شرارتوں اور ستم رانیوں میں اور بھی بڑھ جاتی ہے تو بھی ارحم الراحمین خدا اُس پر یکدم تباہی مسلط نہیں کرتا بلکہ وہ وقفہ وقفہ سے پہلے اُس پہ چھوٹی چھوٹی تکلیفیں وارد کرتا ہے تاکہ وہ تکلیف کی حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف جھکے اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرکے اپنی اصلاح کی طرف مائل ہو۔ اِس پر بھی جب وہ حقیقی اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوتی بلکہ تکلیف کی حالت میں وقتی طور پہ تو اُسے پکارتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں تکلیف دور ہونے پر پھر نافرمانیوں اور شوخیوں اور شرارتوں کی طرف لوٹ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس قوم کو خوشحالی کے فتنہ میں مبتلاء کر دیتا ہے تاکہ وہ پوری طرح غافل ہو کر مستحق عذاب بن جائے۔ اور جب اُس کی غفلت اور نافرمانی اپنی انتہاء کو پہنچ جاتی ہے تو پھر وہ اچانک اُس پر عذاب نازل کرکے اسے صفحۂ ہستی سے نابود کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ البطشة الکبریٰ یعنی نزولِ عذاب سے متعلق اپنی اِس سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (الانعام آیات ۴۳ تا ۴۶)

اور ہم تجھ سے پہلی قوموں کی طرف (رسول) بھیج چکے ہیں اور (ان رسولوں کے آنے کے بعد) ہم نے انہیں (یعنی منکرین کو) اس نے مالی اور جسمانی تکلیفوں میں گرفتار کیا تھا کہ وہ عجز اختیار کریں۔ پھر کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب اُن پر ہمارا عذاب آیا تھا تو وہ عجز اختیار کر لیتے بلکہ ان کے دل (تو اور بھی) سخت ہو گئے اور شیطان نے اسے جو وہ کرتے تھے انہیں خوبصورت کرکے دکھایا اور پھر جب وہ اُس (امر) کو بھول گئے جو انہیں یاد دلایا جاتا تھا تو ہم نے ان پر ہر اک چیز کے دروازے کھول دئے یہاں تک کہ جب وہ اُس پر خوش ہو گئے جو انہیں دیا گیا تھا تو ہم نے انہیں اچانک عذاب میں مبتلاء کر دیا جس پر وہ یکدم ناامید ہو گئے۔ پس جنہوں نے ظلم کیا تھا ان کی جڑ کاٹ دی گئی۔ اور (ثابت ہوا کہ) سب تعریفوں کا اللہ ہی مستحق ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ ظلم کی راہ اختیار کرنے والوں کو فوری طور پہ عذاب کا مورد نہیں بناتا بلکہ پہلے انہیں مالی اور جسمانی تکلیفوں میں مبتلا کرتا ہے۔ اور غرض ان چھوٹے عذابوں سے یہ ہوتی ہے کہ وہ اُس کی جناب میں تضرع اختیار کریں۔ اگر وہ تضرع اختیار کرتے ہوئے توبہ اور استغفار میں مشغول ہو جائیں اور حقیقی معنوں میں اپنی اصلاح کر لیں تو وہ انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں کا مورد بناتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے اگر وہ صرف وقتی طور پہ اُس کے آگے جھکیں اور حقیقی اصلاح کی طرف مائل نہ ہوں بلکہ وہ تکلیف دور ہونے پہ پھر نافرمانی پہ اُتر آئیں تو پھر وہ انہیں غفلت میں ہی چھوڑ دیتا ہے اور ان پر خوشحالی کا دور لے آتا ہے جس پر وہ شکر کرنے اور خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے کی بجائے اُلٹا اِترانے لگتے ہیں اور نافرمانیوں میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں تب کہیں جا کر اللہ تعالیٰ انہیں پکڑتا ہے۔ اِس مرحلہ پر اُس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے، وہ ایسا عذاب نازل کرتا ہے کہ نافرمانوں اور ظالموں کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔

اِس میں ہمارے لئے اور تمام بنی نوعِ انسان کے لئے یہ سبق مضمر ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مصیبت یا بلا نازل ہو تو وہ فوراً تضرع کا طریق اختیار کریں، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں، استغفار اور توبہ میں مشغول ہو جائیں اور نافرمانیوں اور ستم رانیوں سے حقیقی طور پر تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ حقیقی طور پر تائب ہو کر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں تو یہ ان کی بہت بڑی خوش نصیبی پہ دلالت کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ بلا اور مصیبت دُور ہونے پر پھر نافرمانیوں کی طرف لوٹتے ہیں تو اِس سے بڑی بدبختی اور کوئی نہیں ہو سکتی کیونکہ مسلسل نافرمانیوں اور بداعمالیوں کے باوجود حاصل ہونے والی خوشحالی ہمہ گیر تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔

اصل اور بنیادی بات یہ ہے کہ تکلیف مصیبت یا بلا چھوٹی ہو یا بڑی انسان اسے ایک تنبیہہ سمجھے اور فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے، اپنی کوتاہیوں اور نافرمانیوں کی معافی طلب کرے اور صحیح معنوں میں تائب ہو کر ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنی اصلاح کر لے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اُس کے لئے امن ہی امن ہے اور حقیقی خوشحالی اُس کا مقدر۔ لیکن اگر وہ یہ سمجھ کر کہ دُنیا میں بلائیں نازل ہوا ہی کرتی ہیں تضرع اختیار نہیں کرتا، خدا تعالیٰ کے حضور نہیں جھکتا اور اُس بلا کو جو نازل ہوئی ہے حقیقی توبہ کا ذریعہ نہیں بناتا تو پھر اُس کے لئے خطرہ ہی خطرہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفاظت اور حقیقی فوز و فلاح کے خدائی وعدوں اور بشارتوں کے باوجود ہمارے لئے یہ اسوہ چھوڑا ہے کہ ذرا تیز ہوا یا آندھی چلتی یا بادل گھر آتے تو آپؐ فوراً قبلہ رُخ ہو کر دُعا میں مشغول ہو جاتے اور مخلوقِ خدا کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرماتے۔ جب آپؐ سے اِس کا سبب پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا خدا سے ڈرنا چاہیئے کہ کہیں یہ آندھی یا بادل عذاب کی شکل اختیار نہ کر لے۔

اِسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ نزولِ بلا کے وقت حقیقی مومنوں کا ردِّ عمل تمام تر تضرع، استغفار، توبہ اور دُعا سے عبارت ہوتا ہے۔ اور پھر یہ وقتی ردِّ عمل نہیں ہوتا بلکہ مصیبت اور بلا کے دُور ہونے کے بعد بھی وہ پوری مداومت کے ساتھ تضرع، استغفار، توبہ اور دُعا میں مشغول رہتے ہیں اور اِس طرح ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے حصارِ عافیت میں آجاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ جہاد از روئے اسلام

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل)

(۶)

مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کا فتویٰ

"سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندوستان میں جہاد جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب۔ ارباب شریعت غرّا پر مخفی نہیں کہ شرط مباح جہاد کے واسطے دو امر لابدی ہیں ایک فقدان امن و امان و عہد و پیمان درمیان اہل اسلام و مقابلین کے۔ دوم وجدان شوکت و قوت و قدرت سلاح و آلات جہاد پر۔ اب ہندوستان میں شوکت و قوت اور قدرت سلاح و آلات مفقود ہے اور امان و پیمان یہاں موجود ہیں جبکہ شرط جہاد کی اس دیار میں معدوم ہوئی تو جہاد کرنا یہاں سبب ہلاکت اور معصیت کا ہوگا۔ فاذا فات الشرط فات المشروط۔ واما شرط اباحته فشیئان احدهما امتناع العدو عن قبول مادعی الیه من الدین الحق وعدم الامان و العهد بیننا و بینهم والثانی ان یرجوا الشوکة والقوة لاهل الاسلام باجتهاده وان کان لا یرجو القوة والشوکة للمسلمین فی القتال فانه لا یحل له القتال لما فیه من القاء نفسه فی التهلکة کذا فی الهندیة وغیرها من کتب الفقه۔ والله اعلم بالصواب۔ حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ" (فتاویٰ نذیریہ جلد ۲ ص ۲۸۵ طبع دوم ۱۹۷۱ء مطبع اشرف پریس لاہور۔ ناشر اہلحدیث اکاڈیمی لاہور)

اب ہم اس جگہ انگریزی حکومت کے بارے میں مسلمان فرقوں، ان کے علماء اور زعماء کے اقوال و بیانات پیش کرتے ہیں تا سب پر واضح ہو جائے کہ جماعت احمدیہ کو جہاد کا منکر قرار دینے والے لوگوں کا کیا موقف ہے؟ یہ چالیس سے زائد اقتباسات سامعین کرام توجہ سے سماعت فرمائیں۔

اہلحدیثوں کے قیصرِ ہند اور لفٹیننٹ گورنر پنجاب کی خدمت میں دو ایڈریس

(۱)

ایڈریس گروہ مسلمانان اہلحدیث

بحضور فیض گنجور کوئین وکٹوریہ ملکہ گریٹ برٹن و قیصرۂ ہند بارک اللّٰہ فی سلطنتہا۔

(۱) ہم ممبران گروہ اہلحدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور بالا کی خدمت عالی میں جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

(۲) برٹش رعایائے ہند میں سے کوئی فرقہ ایسا نہ ہوگا جس کے دل میں اس مبارک تقریب کی مسرت جوش زن نہ ہوگی اور اس کے بال بال سے صدائے مبارکباد نہ اٹھتی ہوگی مگر خاص کر فرقہ اہل اسلام جس کو سلطنت کی اطاعت اور فرمانروائے وقت کی عقیدت اس کا مقدس مذہب سکھاتا اور اس کو ایک فرض مذہبی قرار دیتا ہے اس اظہار مسرت اور ادائے مبارکباد میں دیگر مذاہب کی رعایا سے پیشقدم ہے علی الخصوص گروہ اہلحدیث منجملہ اہل اسلام اس اظہار مسرت و عقیدت اور دعائے برکت میں چند قدم اور بھی سبقت رکھتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جن برکتوں اور نعمتوں کی وجہ سے یہ ملک تاجِ برطانیہ کا حلقہ بگوش ہو رہا ہے از انجملہ ایک بے بہا نعمت مذہبی آزادی ہے یہ گروہ ایک خصوصیت کے ساتھ اپنا نصیبہ اٹھا رہا ہے۔

(۳) وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو خاص کر اسی سلطنت میں حاصل ہے بخلاف دوسرے اسلامی فرقوں کے۔ ان کو اور اسلامی سلطنتوں میں بھی یہ آزادی حاصل ہے اس خصوصیت سے یقین ہو سکتا ہے کہ اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارکباد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں۔

ہم بڑے جوش سے دعا مانگتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ حضور بالا کی رعایا کے تمام لوگ حضور کی وسیع حکومت میں امن اور تہذیب کی برکتوں سے فائدہ اٹھائیں۔"

(اشاعۃ السنہ جلد ۹ ص ۲۰۵-۲۰۶)

(۲)

"ایڈریس

منجانب فرقہ اہلحدیث و ممبران دیگر فرقہا اہل اسلام

بحضور سر چارلس امفرسٹن ایچیسن صاحب بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی سی۔ آئی۔ ای۔ ایل ایل ڈی لیفٹیننٹ گورنر پنجاب وغیرہ

(۱) ہم ممبران فرقہ اہلحدیث و دیگر فرقہائے اہل اسلام حضور والا کی عالی خدمت میں اس موقعہ پر (جبکہ حضور اس صوبہ سے مرخص ہوتے ہیں) کمال ادب و اخلاص کے ساتھ حضور والا کے خسروانہ احسانات و مربیانہ عنایات کا شکریہ ادا کرنے اور حضور کی مفارقت پر دلی افسوس ظاہر کرنے کی غرض سے حاضر ہوتے ہیں۔

(۲) حضور والا کی شاہانہ عنایات و مربیانہ توجہات ابتدائے رونق افروزئی ہندوستان سے اس عہد گورنری تک اس ملک ہندوستان پر اس کثرت و تواتر سے مبذول رہی ہیں کہ اگر ان کو متواتر بارانِ رحمت یا موجزن دریا رحمت کہا جائے تو بے جا نہیں ہے۔

(۳) ملک پنجاب پر حضور والا کا یہ احسان تمام آئندہ نسلوں تک یادگار رہے گا کہ حضور نے یونیورسٹی کا وہ علمی پودہ جو مبارک ہاتھوں سے لگایا تھا ایسا سرسبز و شاداب کیا کہ آج اس کے فوائد سے تمام اہل پنجاب مستفید و مستفیض ہو رہے ہیں اور آئندہ ان کو فائدہ پہنچنے کی اور بہت زیادہ امیدیں ہیں۔

(۴) حضور والا نے پنجاب میں معزز جوڈیشل عہدوں پر دیسیوں کو مامور و معزز فرمایا۔ جن کے حصول کی عزت اس سے پہلے اس صوبہ میں کبھی دیسیوں کو حاصل نہ ہوئی تھی۔

(۵) پنجاب میں لوکل گورنمنٹ کا اجراء بھی حضور کی معاونت و سفارت سے ہوا

(۶) پنجاب میں ایچیسن کالج کا قیام و استحکام کا قرعہ بھی حضور ہی کے نام نامی پر روز اول میں ڈالا گیا تھا کہ جس کا ظہور حضور کے عہد سعادت مہد میں ہوا۔

(۷) پنجاب میں پبلک فری لائبریری کو حضور نے قائم کیا جس کے فیض سے غریب نادار بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(جو مال خرچ نہیں کر سکتے) ویسے ہی کامیاب ہوتے ہیں جیسے امیر مالدار

۸۔ حضور نے وسیلوں کو اپنی بارگاہ میں اس فیاضی سے دخل دیا کہ وضیع و شریف سب کو یکساں فیض یاب ہونے اور اپنی عرض حاجات کرنے کا یکساں موقع ملتا رہا۔

۹۔ یہ وہ برکات خسروانہ و عنایات شاہانہ حضور ہیں جن سے اس ملک کے تمام باشندے فیضیاب ہو رہے ہیں اور خاص کر اہل اسلام پر حضور نے یہ شاہانہ احسان کیا ہے کہ انکی نازک اور ضعیف حالت پر رحم فرمایا اور ان کو ترقی کی دوڑ میں اپنی ہمعصر اقوام سے بہت پیچھے رہے ہوئے دیکھکر ہمسری اقران کا سامان بہم پہنچا دیا یعنے غریب مسلمان طالب علموں کے لئے اٹھائیس وظائف کا حکم اس صوبہ پنجاب میں نافذ کیا ہے یہ احسان اہل اسلام پر ایسا ہوا ہے جو حضور کے کارناموں میں ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی پر یادگار رہے گا۔

۱۰۔ یہ احسان حضور بھی کچھ کم لائق ذکر و قابل فخر نہیں ہے بلکہ اس ایڈریس میں خصوصیت کے ساتھ واجب الذکر ہے جو حضور نے مسلمانوں کے ایک گروہ اہلحدیث پر مبذول فرمایا ہے کہ ان کی نسبت ایک ایسے دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال کو جس سے ان کی وفاداری و جاں نثاری میں جو ملک و قوموں پر ظاہر ہو چکی اور گورنمنٹ کے نزدیک ثابت و مسلم ہے ناواقفوں کو شبہ ہوتا تھا بغاوت و استعانت گورنمنٹ ہند مسدود فرمایا اور سرکاری کاغذات میں اس کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ فرمایا۔

۱۱۔ ہم اہل اسلام عموماً اور فرقہ اہلحدیث خصوصاً حضور کے ان احسانات مربیانہ و عنایات خسروانہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے اپنے پر حسرت دل سے افسوس کرتے ہیں کہ بہت جلد حضور کے آئندہ مربیانہ عنایات سے محروم ہونے والے ہیں۔

۱۲۔ ہم باشندگان پنجاب خصوصاً اہل اسلام علی الخصوص اہلحدیث کو جس قدر حضور کی مفارقت کا افسوس ہے اس کے پورے اور سچے طور پر اظہار کے لئے ہم کافی الفاظ نہیں پاتے لہذا بجائے اس اظہار افسوس کے اس ناچیز ایڈریس کے خاتمہ میں ان کلمات دعائیہ کی عرض پر اکتفا کرتے ہیں کہ خداوند عالم حضور فیض گنجور کو صحت و سلامتی کے ساتھ وطن مالوف میں پہنچائے اور پھر بہت جلد حضور کو عہدہ گورنر جنرل پر مامور و معزز فرما کر ہندوستان میں لاوے اور ہماری آنکھوں کو دوبارہ حضور کے دیدار فیض آثار سے منور کرے آمین ثم آمین

بوطن رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

یہ ایڈریس بذریعہ ڈیپوٹیشن ہز آنر لفٹیننٹ گورنر کے حضور میں ۲۴ مارچ ۱۸۸۷ء کو پیش ہو چکا ہے۔"

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ تا ۲۵۶)

مولوی ظفر علی خان صاحب کے صاف واضح بیانات

(۱)

"ہم یہ بات اپنی تحریر و تقریر میں پہلے بھی ظاہر کر چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہندوستان دار الاسلام ہے اور دار السلام جہاں دھڑلے سے مسجدوں میں اذانیں دی جاتی ہیں جہاں پادریوں کے پہلو بہ پہلو اسلامی مناد اور واعظ تبلیغ دین مبین کا فرض انجام دے رہے ہیں جہاں پریس ایکٹ کے موجود ہونے پر لوگوں کو تحریر و تقریر کی وہ آزادی حاصل ہے جس نے ایک عالم کو متحیر بنا رکھا ہے جہاں تمام وہ اقتصادی و تمدنی و سیاسی برکتیں جو کسی آزاد قوم کو حاصل ہوتی ہیں اعتدال آمیز حریت کے ساتھ ہمیں حاصل ہیں۔ مسلمان ایسی جگہ ایک لمحہ کے لئے بھی ایسی حکومت سے باغی ہونے کا خیال نہیں کر سکتے اس مذہبی آزادی اور امن و امان کی موجودگی میں بھی اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں۔" (اخبار زمیندار لاہور ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ء)

(۲)

اگر خدانخواستہ گورنمنٹ انگلشیہ کی کسی مسلمان طاقت سے ان بن ہو جائے تو مسلمانان ہند اول تو آخر وقت تک گورنمنٹ سے یہی التجا کریں گے کہ وہ اس جنگ سے محترز رہے اگر ان کی استدعا شرف پذیرائی حاصل نہ کرے اور گورنمنٹ کو لڑائی کے بغیر اپنی سلطنتوں کی بقا پر چارہ نہ رہے تو ایسی حالت میں مسلمانوں کو اسی طرح سرکار کی طرف سے جلتی آگ میں کود کر اپنی عقیدتمندی ثابت کرنی چاہیئے جس طرح سرحدی علاقہ اور سمالی لینڈ کی لڑائیوں میں مسلمان فوجی سپاہیوں نے اپنے مذہبی اور قومی بھائیوں کے خلاف جنگ کرکے اس بات کا بارہا ثبوت دیا ہے کہ اطاعت اولی الامر کے اصول کے وہ کس درجہ پابند ہیں۔"

(زمیندار ۱۳ نومبر ۱۹۱۱ء)

(۳)

"زمیندار اور اس کے ناظرین اور تمام وہ لوگ جو زمیندار کے لٹریری حلقہ اثر میں داخل ہیں گورنمنٹ برطانیہ کو سایۂ خدا سمجھتے ہیں اور اس کی عنایات شاہانہ و الطاف خسروانہ کو اپنی دلی ارادت اور قلبی حقیقت کا کفیل سمجھتے ہوئے اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کے لئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے۔"

(زمیندار ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء)

(۴)

"ہماری کسی نظم کا مقصد اس سے زیادہ نہیں ہے (کہ) مسلمانوں میں جہاں ہمدردی بنی نوع غیرت دینی اخوت اسلامی، اتحاد ملی، اشد ضرورت توجہ کی مقدس ترین خصوصیات زندہ ہو جائیں وہاں اپنے بادشاہ کی اطاعت، حکومت وقت کی جاں نثاری، سلطنت ابد مدت برطانیہ کے ساتھ محبت کے وہ ضروری اوصاف بھی بدرجہ اتم موجود ہو جائیں۔ جن کے بغیر ہندوستان کا مسلمان اطاعت اولی الامر کے الہامی معیار میں پورا اترنے کے باعث کامل مسلمان نہیں کہلا سکتا۔"

(زمیندار ۹ نومبر ۱۹۱۱ء)

(۵)

"خدایا یہ بیشک اسلامی حکومت ہے اس حکومت کا سایہ ہمارے سروں پر ابد الآباد تک قائم رکھ۔ خدا ہمارے شہنشاہ جارج خامس قیصر ہند کے آئندہ عمر و اقبال سے ہمیں مستفیض ہونے کا موقع دے۔"

(زمیندار ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

(۶)

"بحیثیت جمعیۃ الاسلام کے آقا ہونے کے اس گھٹا ٹوپ تاریکی میں امید کی کوئی روشن کرن نظر آتی ہے۔ تو وہ حضور جارج خامس شاہنشاہ خلد اللہ ملکہم کی ذات بابرکات ہے جو دس کروڑ مسلمانوں کے آقا ہونے کے لحاظ سے ہماری دستگیری پر منجانب اللہ مامور کئے گئے ہیں۔"

(زمیندار ۲۸ جولائی ۱۹۱۱ء)

(۷)

"ہمیں ہمارا پاک مذہب بادشاہ وقت کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ ہم کو سرکار انگلشیہ کے سایۂ عاطفت میں ہر قسم کی دینی و دنیوی برکتیں حاصل ہیں۔ ہم پر از روئے مذہب گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہے ہم انگریزوں کے پسینہ کی جگہ خون بہانے کے لئے تیار ہیں۔ زبانی نہیں بلکہ جب وقت آئے گا تو اس پر عمل کرکے بھی دکھا دیں گے۔"

(زمیندار یکم نومبر ۱۹۱۱ء)

مسلمانوں کا فرض ہے کہ گورنمنٹ کے وفادار رہیں

انجمن حمایت اسلام لاہور کا اعلان

"رپورٹ انجمن حمایت اسلام" اپریل ۱۹۰۲ء میں لکھا ہے:۔

"جو جو سختیاں ہند پر پہلے عہدوں میں اور خاص کر مسلمانان پنجاب پر سکھوں کے زمانہ میں ہوئیں انکے ابھی تک ہمارے بزرگ جو اسوقت موجود تھے گواہ ہیں مسلمانوں کو چین سے بیٹھنا ہوتا تو درکنار نماز تک پڑھنے کی اجازت نہیں تھی۔ جہاں کسی مسلمان نے اذان دی اور سکھوں کا جھگڑا ہو گیا اور پکڑ کر بیچارے مسلمانوں کے ٹکے توڑے بوٹیاں اڑا دیں، چمڑا ادھیڑ دیا۔ غرضیکہ ایسے ایسے عذاب مسلمانوں کو پہنچتے تھے جن کے بیان کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہزار ہزار شکر ہے خدا کی جناب کا کہ اس نے ہم ضعیف الخلقت لوگوں کو جنہیں تھوڑا بہت ایمان ہے تو بھی کافروں کی طرح زندگی بسر کرنی پڑتی تھی، ان سختیوں سے رہا کر کے ایسی عادل اور منصف حکومت کے ماتحت کر دیا کہ جسے خود ہماری ترقی کا ہر وقت خیال رہتا ہے اور باوجود مختلف المذہب ہونے کے ہمیں ہر طرح کی آزادی دے رکھی ہے۔ سرکار کے جو جو احسانات ہم مسلمانوں پر اور عام رعایا پر ہیں ان کی تحریر کے واسطے تو ایک دفتر بھی کافی نہیں۔ جدھر نظر ڈالو امن اور آسائش، خیالات کی آزادی، لوگ چین سے زندگی بسر کرتے ہیں

47

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اللہ کا شکر کرتے ہیں۔ ان عنایات گورنمنٹ کے عوض میں ہمارا فرض ہے کہ ہم گورنمنٹ کے ہمیشہ وفادار رعایا بنے رہیں اور مسلمانوں کو تو دوہرا فائدہ ہے رعایا ہونے کا حق علیحدہ ادا ثواب کا ثواب۔ کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تعلیم دی ہے۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ خدا ایسی سلطنت کو مدت تک ہمارے سر پر قائم رکھے جس کے سایۂ عاطفت میں اتنا آرام پایا اور ہمیشہ ہم کو اس کا تابعدار رکھے"۔

شیعہ صاحبان اور حکومت برطانیہ

شیعہ مجتہد شمس العلماء سید علی الحائری کا بیان

شیعوں کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:-

"آپ بہت ہی ناشکر گزار ہوں گے اگر آپ اس کا اعتراف نہ کریں کہ ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی عدالت اور انصاف پسندی کی مثال اور نظیر دنیا کی کسی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی۔ فی الواقع بادشاہ وقت کے حقوق میں ایک اہم حق یہ ہے کہ رعایا اپنے بادشاہ کے عدل و انصاف کی شکر گزاری میں ہمیشہ رطب اللسان رہے۔ اس میں بھی حضور پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام کی تاسی مسلمانوں کو لازم ہے کہ آپ نے بھی نوشیرواں عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان کیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ حضور کی تاسی میں مسلمان اس مبارک مہربان، منصف اور عدل گستر برطانیہ عظمیٰ کی دعاگوئی اور ثنا جوئی کریں اور اس کے احسانوں کے شکر گزار رہیں۔

غور کرو کہ تم اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے کیونکر بے خوف و خطر پوری آزادی کے ساتھ آج سر میدان تقریریں اور وعظ کر رہے ہو اور کس طرح ریل، ڈاک، تار اور دیگر ہر قسم کے سامان جس سے تبلیغ کی مشکلات میں بہت کچھ آسانیاں حاصل ہوئیں، اسی مبارک اور مسعود عہد میں ہمیں میسر آئے ہیں پہلے کبھی کسی حکومت میں موجود نہ تھے۔ اسی ہندوستان میں گزشتہ غیر مسلم سلطنتوں کے عہد میں یہ حالت تھی کہ مسلمان اپنی مسجدوں میں اذان تک نہیں کہہ سکتے تھے اور باتوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اور حلال چیزوں کے کھانے سے روکا جاتا تھا۔ کوئی باقاعدہ تحقیقات نہ ہوتی تھی۔ مگر یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہم ہندوستان میں ایسی مبارک، مہربان سلطنت کے تحت عدالت و انصاف ہیں کہ وہ ان تمام عیوب اور خود غرضیوں سے پاک ہے جس کو مذاہب کے اختلاف سے کوئی بھی اعتراض نہیں ہے اور جس کا قانون ہے کہ سب مذاہب آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی فرائض کو ادا کریں۔ لہٰذا اس سلطنت (برطانیہ عظمیٰ) کے وجود و بقا اور قیام و دوام کے لئے تمام احباب دعا کریں اور اس کے ایثار کا جو وہ اہل اسلام اور خاص کر شیعوں کی تربیت میں بے دریغ مرعی رکھتی ہے ہمیشہ صدق دل سے شکر گزار ہوں اور اس کے ساتھ دل سے وفادار رہنا اپنا شعار بنالیں اور اسکے خلاف جلسوں اور مظاہروں میں شریک اور معین ہونے سے قطعاً احتراز کریں"۔

۲۷؍ جنوری ۱۹۲۳ء

("موعظۂ تقیہ" صفحہ ۷۳، ۷۴، بار سوم۔ شائع کردہ منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۷۲ ۔ زون ۸ ۔ محلہ شیعیاں لاہور)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دے۔ (منیجر)

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کا اور اسی طرح استغفار یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کا ورد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

ان کے علاوہ حضور نے اپنی تقاریر میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احباب جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

قائدین مجالس کی یہ نہایت اہم ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ماہ کی رپورٹ باقاعدگی سے مرکز میں بھجواتے رہیں۔ ایسے قائدین مجالس جنہوں نے اپنی کارگزاری کی رپورٹیں ماہ نومبر دسمبر ابھی تک نہ بھجوائی ہوں جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

• میری والدہ محترمہ اہلیہ مکرم چوہدری نذیر محمد نذیر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانیوال اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ (شوکت نذیر خانیوال ضلع ملتان)

• میری والدہ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں اور آجکل علاج کے لئے لاہور گئی ہوئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔

(تنویر احمد ملک ولد ملک ضیاء الدین صاحب ضیاء کمپنی خانپور ضلع رحیم یار خان)

• میری اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان دنوں طبیعت زیادہ کمزور ہے۔ جس کی وجہ سے بہت ہی پریشانی ہے۔ قارئین کرام اپنی دعاؤں سے مدد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل اور جلد صحت یاب فرمائے۔ (محمد نواز مومن)

• میری دادی محترمہ صدیقہ بی بی صاحبہ تقریباً ایک ماہ ہوا وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات کے بعد ہمارا خاندان بعض پریشانیوں میں مبتلا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان پریشانیوں کو دور کرے۔ ناصر احمد ولد عبدالرشید محلہ فیکٹری ایریا احاطہ سیٹھ اللہ جوایا ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کشائش اور تنگی دونوں حالتوں میں انفاق فی سبیل اللہ سے کام لیتے ہیں

اسلام نے زکوٰۃ کے علاوہ طوعی صدقات دینے پر بھی خاص زور دیا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ آل عمران کی آیت اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"زکوٰۃ کے علاوہ اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے کہ سرّاء اور ضرّاء دونوں حالتوں میں انفاق فی سبیل اللہ سے کام لیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ (آل عمران ع ۱۴) مومن کشائش کی حالت میں بھی غرباء اور مساکین کی امداد کے لئے اپنے اموال خرچ کرتے ہیں اور تنگی کی حالت میں بھی خرچ کرتے ہیں۔ یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ اس جگہ اس خرچ کا ذکر ہے جو زکوٰۃ کے علاوہ ہے کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ مومن تنگی کی حالت میں بھی خرچ کرتے ہیں حالانکہ تنگدست پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ پس اس جگہ طوعی صدقہ مراد ہے زکوٰۃ مراد نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں ہر انسان پر خواہ وہ کس قدر مالدار ہو بعض تنگی کی حالتیں آتی ہیں اور بعض کشائش کی حالتیں آتی ہیں۔ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مومن کو چاہیئے کہ وہ ان دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کے راستہ میں اپنے اموال خرچ کرتا رہے۔ مگر ضرّاء کے یہ معنے نہیں کہ انسان کے پاس کچھ نہ ہو تب بھی وہ خرچ کرے بلکہ ضرّاء کے لفظ کا استعمال اس غرض کے لئے کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے تاجروں پر بھی بعض دفعہ تنگی کے اوقات آجاتے ہیں۔ دس بیس لاکھ کا کارخانہ ہوتا ہے مگر کسی وجہ سے مال کا فروخت ہونا رُک جاتا ہے۔ اُس وقت لوگ کہتے ہیں ہم پر بڑی مصیبت آگئی ہے اب ہم کیا کریں پہلی سی حالت ہماری نہیں رہی ہم بڑی تنگی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب ایسی حالتیں آئیں اس وقت بھی تمہارا فرض ہے کہ تم اپنا مال خرچ کرو۔ کیونکہ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ دس لاکھ روپیہ کے مالک کارخانہ دار کا کام خراب ہو گیا ہے تب بھی چار پانچ لاکھ روپیہ اس کے گھر میں ضرور موجود ہوگا۔ پس اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر دین کے لئے وہ شخص قربانی کر رہا ہے جس کی آمد پانچ دس یا پندرہ بیس روپے ہے تو اس کے لئے دین کی خاطر قربانی کرنے میں کونسی مشکل درپیش ہے جب کہ اس کے قبضہ میں دیوالیہ ہوتے کے باوجود چار پانچ لاکھ روپیہ کا مال ہے پس اس آیت کے صرف یہ معنے نہیں کہ مومن غربت اور امارت دونوں حالتوں میں خرچ کرتے ہیں بلکہ یہ مطلب بھی ہے کہ امیر پر بھی بعض دفعہ تنگی کی گھڑیاں آجاتی ہیں۔ پس ان تنگی کی گھڑیوں کے متعلق اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ تم اس حالت میں بھی غرباء و مساکین پر اپنا روپیہ خرچ کیا کرو اور یہ نہ کہا کرو کہ ہم کس طرح خرچ کریں ہماری آجکل بِکری کم ہے۔ جب وہ شخص جس کے پاس تمہارے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں دین کی خاطر قربانی کرتا رہتا ہے تو تمہارے پاس تو پھر بھی لاکھ دو لاکھ یا چار لاکھ روپے موجود ہیں تمہارے لئے ہچکچاہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔

اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر بھی توجہ دلائی ہے فرماتا ہے وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذّٰریات) یعنی مومنوں کے اموال میں ان کا بھی حق ہے جو سوال کرتے اور ان کا بھی حق ہے جو سوال نہیں کرتے۔ سوال نہ کرنا کئی طرح سے ہوتا ہے مثلاً ایک شخص گونگا ہوتا ہے اور وہ بول ہی نہیں سکتا یا جانور ہیں کہ جب وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوں تو دوسرے سے کوئی سوال نہیں کرسکتے۔۔۔ اس حکم کے ماتحت بے زبان جانوروں کی غذا کا خیال رکھنا، ان کی طاقت کے مطابق اُن سے کام لینا اور جن جانوروں سے کوئی کام نہ لیا جائے ان کو بھی کھانا دینا، پرندوں وغیرہ کو دانہ ڈالنا۔ بے زبان جانوروں کی سردی گرمی اور ان کے شہوانی جذبات اور ان کے بچوں کا خیال رکھنا بھی مومن کے فرائض میں شامل ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۳۴۱، صفحہ ۳۴۲)

درخواستِ دعا

محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ مغربی افریقہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم حاجی صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

ماہنامہ تحریکِ جدید

اس دفعہ ماہنامہ تحریکِ جدید کا سالنامہ خاص طور پر پسند کیا گیا ہے اُردو حصہ میں قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے ایسے اقتباسات تقریباً چالیس صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں جن میں انبیاء کرام کی بعثت، ان کے کام اور کام کے نتائج (ماننے والوں سے متعلق اور نہ ماننے والوں سے متعلق) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم، قرآن مجید سے عشق اور ایسی ہی دیگر متعدد باتوں کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

انگریزی حصہ میں علماء اور برطانوی حکومت، خلافت کا مقام، ایک حقیقی احمدی بننے کی شرائط، اولیاء اللہ کو کس طرح کافر ٹھہرایا گیا، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں اور ان کا ترجمہ، مغربی افریقہ میں احمدیہ نیوز ایجنسی کی کارکردگی کے موضوعات نمایاں ہیں۔

چونسٹھ صفحے اُردو اور بتیس صفحے انگریزی، اور قیمت صرف ایک روپیہ۔

دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ سے حاصل کریں، اپنے لئے بھی اور اپنے دوستوں اور لائبریریوں وغیرہ کے لئے بھی۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

ٹریکٹ "ہمارے عقائد"

دفتر وقفِ عارضی کی طرف سے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ "ہمارے عقائد" طبع ہوا ہے احبابِ جماعت اسے مبلغ ۔۔ کے لئے بلا قیمت طلب فرما سکتے ہیں۔ تعداد مطلوبہ سے مطلع فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

مقالہ برائے سال ۱۹۷۵ء

مرکز کی طرف سے مضمون نویسی کا ایک انعامی مقابلہ ہر سال کروایا جاتا ہے جس میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام کو سالانہ اجتماع کے موقع پر بالترتیب -/۱۰۰ روپے، -/۶۰ روپے اور -/۴۰ روپے کے نقد انعامات دیئے جاتے ہیں۔ ہر شہری مجلس کے لئے ضروری ہوگا کہ اس مقابلہ میں اس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شریک ہو۔ ۱۳۵۳-۵۴ ہش کے لئے عنوان "سیرت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (صدق ووفا)" ہے۔ ۱۲ ہزار سے ۱۵ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگذاری

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجوانی بہت ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر مرکز کو انصار اللہ کے بارہ میں مجالس کی مساعی کا علم نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا زعماء کرام مستقل طور پر ایسا انتظام کریں کہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ بروقت ان کی رپورٹیں مرکز میں پہنچتی رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴